3-اثر الحدیث الشریف فی اختلاف الفقھاء، محمود عوامہ

4-بیان تلبیس المفتری محمد زاہد الکوثری، احمد بن محمد الصدیق الغماری، دار الصمیعی، ریاض

چوتھا محور:

عالم اسلام کا جدت پسند طبقہ حدیث کے بارے میں خاص نقطہ نظر رکھتا ہے۔ برصغیر میں متجددین کے سرخیل سر سید احمد خان ہوں یا عالم عرب کے مفتی محمد عبدہ کا مکتب فکر، مصری متجد دادباء ومفکرین ہوں یا پاکستان میں ڈاکٹر فضل الرحمان، جاوید احمد غامدی، سب حضرات حدیث کے بارے میں الگ الگ مواقف رکھنے کے باوجود اس وصف میں مشترک ہیں کہ ان کے مواقف اسلاف کے نقطہ نظر (خواہ محدثین کا موقف ہو یا فقہاء کا) سے مختلف ہے۔ اس کے علاوہ بعض روایت پسند طبقات، جن کا جھکاؤ تفسیر وقرآنیات (جیسے مکتبِ فراہی) کی طرف کچھ زیادہ رہا، حدیث کے بارے میں ان کا نقطہ نظر بھی بعض حوالوں سے ایک الگ موقف شمار ہوتا ہے۔ ان سب حضرات کے موقفِ حدیث پر ردود و مناقشات کا ایک وسیع ذخیرہ مرتب ہو چکا ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے اہم عربی و اردو کتب کی فہرست دی جاتی ہے:

1-موقف المدرسة العقلية من السنة النبوية، الامین الصادق الامین، جامعہ ام القری، مکہ مکرمہ (مجلدین)

2-موقف المدرسة العقلية من الحديث النبوى، دراسة تطبيقية على تفسير المنار، شفیق شقیر، المکتب الاسلامی، بیروت

3-رياض الجنة فى الرد على المدرسة العقلية ومنكرى السنة، سید بن حسین العفانی، دار عفانی، قاہرہ

4-الرد القويم على المجرم الاثيم، حمود بن و عبداللہ التویجری

5-مع بعض الكتاب فى بيان حكم اعفاء اللحية و خبر الآحاد، عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، دار الافتاء، ریاض

6-الشناعة على من رد احاديث الشفاعة، عبدالکریم بن صالح، ریاض

7-الاعتداء ات الاثيمة على السنة النبوية القويمة، کریمہ احمد محمود، المجلس الاعلی للشون الاسلامیہ، قاہرہ

8-انکارِ حدیث کا نیا روپ، (اصلاحی تدبر حدیث کا جائزہ) غازی عزیر مبارکپوری (مجلدین)

9-جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث، تنقیدی جائزہ، محمد اسماعیل سلفی

10-سید ابوالاعلیٰ کا مخصوص نظریہ حدیث، عبداللہ روپڑی

11-اصول ومبادی پر تحقیقی نظر، ابوعمر ومحمد یوسف

12-جاوید احمد غامدی اور انکار سنت، مولانا محمد رفیق چودھری

13-نقد فراہی، محمد رضی الاسلام ندوی

14۔ دورِ حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار، مولانا یوسف لدھیانوی

15۔ فکرِ غامدی کا تحقیقی جائزہ، ڈاکٹر حافظ محمد زبیر

پانچواں محور:

حدیثی ردود ومناقشات کا پانچواں محور حدیثی تراث میں اخطاء، اغلاط، تصحیفات اور ان کتب کی مختلف اشاعتوں میں غلطیوں کی نشاندہی ہے۔ اس باب میں مخطوطات کے محققین نے ایک دوسرے پر تعقبات کیے ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے اہم کاوشوں کی فہرست دی جاتی ہے:

1۔تنبیہات علیٰ تحریفات وتصحیفات فی کتاب مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، عاصم بن عبداللہ القریوتی، دار ہجرہ، الریاض

2۔التراجم الساقطة من الکامل فی معرفة ضعفاء المحدثین وعلل الحدیث لابن عدی ، عبدالمحسن الحسینی، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ

3۔النقد لما وقع فی اسانید صحیح ابن خزیمة من التصحیف و السقط ، عبدالعزیز بن عبد الرحمان العثیم ، دار سلطان، جدہ

4۔تصحیح الاغلاط الکتابیة الواقعه فی النسخ الطحاویة، محمد ایوب المظاہری، المکتبہ الیحیویہ، سہارنپور

5۔نصوص ساقطة من طبعات اسماء الثقات لابن شاهین، سعد الہاشمی، مکتبہ الدار، مدینہ منورہ

6۔التصحیفات والتحریفات الواقعة فی طبعة کتاب المعین فی طبقات المحدثین ، عواد الخلف ، دار یلاف، کویت

بارہویں جہت: فقہی مکاتب اور حدیث وسنت

معاصر سطح پر ائمہ اربعہ کے نظریہ سنت اور حدیث سے احکام کے اخذ وترک کے اصولوں پر قابل قدر کام ہوا ہے، خاص طور پر احناف چونکہ قدیم زمانے سے ترک حدیث کے الزام کا مورد رہے ہیں، اس لیے حنفیہ کے قواعد واصول حدیث پر کافی کام ہوا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم کام مولانا عبدالمجید ترکمانی کا لکھا ہوا مقالہ "دراسات فی اصول الحدیث علی منهج الحنفیة " ہے جو معروف محدث ومحقق ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی کی زیر سرپرستی لکھا گیا ہے۔ چھ سو صفحات کی ضخیم کتاب میں حنفیہ کے اصول الحدیث پر بڑی مفید ومفصل بحث کی گئی ہے، جبکہ اردو میں اس حوالے سے امام اہل سنت کے پوتے اور مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ کے قابل قدر صاحبزادے مولانا عمار خان ناصر صاحب کی کتاب "فقہائے احناف اور فہم حدیث، اصولی مباحث" قابل ذکر کتاب ہے۔ اس کتاب میں ان درایتی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے جو مکتب حنفی میں احادیث کے اخذ وترک کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صہیب عباس کی مفصل کتاب "منهج الاصولیین الحنفیة فی الاستدلال بالسنة النبویة " (مکتبہ الرشد ریاض)، کیلانی محمد خلیفہ کا مقالہ "منهج الحنفیة فی نقد الحدیث بین النظریة والتطبیق " (دار

السلام للطباعۃ والنشر ،قاہرہ) اور ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (اسلام آباد) کے محقق مبشر حسین صاحب کی کتاب "احادیثِ احکام اور فقہائے عراق" اہم کاوشیں ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم کتب کی فہرست دی جاتی ہے:

1۔ منهج الامام ابی حنيفة فی توثيق السنة، محمد امین الاسلام، الجامعہ الاسلامیہ، مدینہ منورہ

2۔ اصول الحديث عند الامام ابی حنيفة ، احمد یوسف ابوحلیبہ، کلیہ اصول الدین، غزہ (محقق مذکور نے اسی طرز پر اصول الحديث عند الامام مالك ، اصول الحديث عند الامام احمد مختصر مقالات لکھے ہیں، جو مجلہ الجامعہ الاسلامیہ (مدینہ منورہ) میں چھپے ہیں)

3۔ اختلافات المحدثين والفقهاء فی الحكم على الحديث، عبداللہ شعبان علی، دار الحدیث، قاہرہ

4۔ مختلف الحديث بين المحدثين والاصوليين الفقهاء، دراسة حديثية اصولية فقهية تحليلية، اسامہ بن عبداللہ خیاط، دار الفضیلہ ، ریاض

5۔ علل الاصوليين فی رد متن الحديث و الاعتذار عنه، بلال فیصل البغدادی، دار المحدثین، قاہرہ

6۔ منهج الاستدلال بالسنة عند المالكية، حسین حیان، دار البحوث، متحدہ عرب امارات

7۔ تقوية الحديث الضعيف بين الفقهاء والمحدثين، محمد بن عمر بازمول

8۔ مباحث نقد متن خبر الواحد عند الاصوليين، عبد المعز حریز، کلیۃ الشریعہ والدراسات الاسلامیہ، جامعہ قطر

9۔ اثر اختلاف الاسانيد والمتون فی اختلاف الفقهاء، ماہر یاسین فحل، دار الکتب العلمیہ ، بیروت

10۔ حديث الآحاد عند الاصوليين، ابو عاصم البرکاتی، دار الصفا والمروہ، مصر

تیرہویں جہت: ایم فل و پی ایچ ڈی مقالات

دورِ جدید کے حدیثی ذخیرے کی ایک اہم جہت حدیث وعلومِ حدیث پر مقالات (theses) پر مشتمل ہے۔ عالمِ اسلام کی مختلف جامعات نے حدیث وعلومِ حدیث پر ہزاروں طلبا کو ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں تفویض کی ہیں، ان تینوں ڈگریوں کے لیے مقالہ کا لکھنا ضروری ہے۔ یوں حدیث وعلومِ حدیث کے بے شمار موضوعات پر عمدہ تحقیقی مقالات تیار ہوئے ہیں۔ یہ مقالات عموماً درج ذیل انواع پر مشتمل ہوتے ہیں:

1۔ کسی قدیم کتاب کی از سرِ نو تحقیق وتعلیق 2۔ کسی محدث کی خدماتِ حدیث کا تذکرہ

3۔ کسی کتاب کے منہج واسلوب، مباحث اور اس کی مختلف جہات کا جائزہ وتجزیہ

4۔ مصادرِ حدیث وعلومِ حدیث کی تاریخ وارتقاء 5۔ کسی بھی دو کتب یا محدثین کا مقارنہ، موازنہ اور تقابل

6۔ کسی خطے یا صدی میں ہونے والے حدیثی ذخیرے کا تعارف اور اس کی تاریخ

7۔ کسی بھی موضوع پر احادیث وروایات کی جمع وترتیب

8۔ کسی حدیث کے مختلف طرق اور کسی محدث کی مرویات کا محاکمہ وجائزہ

9۔علوم الحدیث کے مختلف فنون وانواع پر مفصل متنوع تحقیقات

10۔اہم کتب میں مذکوراحادیث وروایات کی تخریج

11۔کسی کتاب کے رواۃ کی جرح وتعدیل کے اعتبار سے جائزہ

12۔حدیث پر مستشرقین ومغرب زدہ دانشوروں کے مناقشات واعتراضات کے جوابات

13۔حدیث کی مختلف اقسام وانواع کی متون حدیث سے جمع وتدوین

14۔حدیث وعلوم حدیث پر مختلف اقسام وانواع کے فہارس کی تیاری

15۔کتابیات اور مختلف قسم کے معاجم وموسوعات کی تیاری

ان مقالات کی فہرستیں متعلقہ جامعات کی ویب سائٹس پر موجود ہیں، اس کے علاوہ فہارس ومعاجم کتب سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔عربی میں اس کے لیے درج ذیل کتب اور آن لائن لائبریریز کی طرف رجوع کیا جائے:

1۔دلیل مؤلفات الحدیث الشریف المطبوعة القدیمة والحدیثة ،محی الدین عطیہ،صلاح الدین حفنی ،محمد خیر رمضان، دارابن حزم بیروت (مجلدین)

2۔التصنیف فی السنة النبویة وعلومها،خلدون الاحدب،موسسہ الریان، بیروت (مجلدین)

3۔المعجم المصنف لمولفات الحدیث الشریف،محمد خیر رمضان،مکتبہ الرشد، ریاض (3 مجلدات)

ان تین ویب سائٹس پر خصوصیت کے ساتھ مقالات ورسائل موجود ہیں:

1۔ملتقی اہل الحدیث http://www.ahlalhdeeth.com/vb/

2۔جامع الکتب المصورة http://kt-b.com/?page_id=3806

3۔جامع البحوث العلمیہ http://b7oth.com/

جبکہ اردو میں ولی خان یونیورسٹی مردان کے پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمان کی حال ہی میں چھپی قابل قدر کاوش تحقیقاتِ اسلامیات (العلم پبلی کیشنز، پشاور) اہم کتاب ہے جس میں پاکستان بھر کے جامعات میں علوم اسلامیہ کے مختلف گوشوں پر لکھے گئے اردو مقالات کی فہرست دی گئی ہے۔اس کتاب میں ساڑھے آٹھ ہزار کے قریب مقالات کی فہرست مرتب کی گئی ہے، جس میں حدیث وعلوم حدیث پر لکھے گئے مقالات بھی شامل ہیں۔

چودھویں جہت: جرائد ورسائل کے خاص نمبر اور کانفرنسز وسیمینارز

دورِ جدید کے حدیثی ذخیرے میں حدیث وعلوم حدیث پر تحقیقی مضامین (research articles) اہم حیثیت کے حامل ہیں۔ان مضامین میں کسی خاص موضوع پر اختصار کے ساتھ تحقیقی انداز میں بحث ہوتی ہے۔ان مضامین و مقالات کی تعداد بلاشبہ ہزاروں تعداد میں ہے۔اس کے ساتھ حدیث وعلوم حدیث پر رسائل کے خاص نمبر بھی قابل ِ ذکر ہیں جن میں موضوع سے متعلق مختلف اہل علم کے تحقیقی مقالات یکجا ہوتے ہیں۔حدیث کے حوالے سے اردو رسائل کے اہم خاص نمبر کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ہفت روزہ الاعتصام (لاہور) حجیت حدیث نمبر (1956)

2۔ ماہنامہ الاحسن (کراچی) ختم بخاری نمبر (رجب، شعبان 1426ھ)

3۔ ماہنامہ الصدیق (ملتان) کتابت حدیث نمبر (جمادی الاولیٰ 1378ھ)

4۔ ماہنامہ الصدیق (ملتان) عظمت حدیث نمبر (جمادی الثانیۃ 1378ھ)

5۔ ماہنامہ محدث (لاہور) فتنہ انکار حدیث نمبر (اگست 2002)

6۔ سہ ماہی فکرونظر (اسلام آباد) برصغیر میں مطالعہ حدیث (2005)

اس کے علاوہ بعض رسائل میں خصوصیت کے ساتھ حدیثی مباحث ہوتے ہیں۔ اس کی مثال خیر پور سے ڈاکٹر سید عزیز الرحمان صاحب کی زیر ادارت نکلنے والا سہ ماہی رسالہ "تحقیقات حدیث" (جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی) ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ حدیث وعلوم حدیث پر تفصیلی مقالات کی اشاعت ہوتی ہے۔

عمومی رسائل میں بھی حدیث وعلوم حدیث کی مختلف جہات پر اہم مقالات شائع ہوتے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان سے منظور شدہ بیس بڑے تحقیقی مجلّات میں حدیث وعلوم حدیث پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ساڑھے چار سو کے قریب تحقیقی مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں سے بعض مضامین مستقل کتابچے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح برصغیر کے معروف تحقیقی مجلّے "معارف" میں ایک صدی میں حدیث وعلوم حدیث پر ۸۰ کے قریب تحقیقی مضامین شائع ہوئے ہیں۔ عالم عرب کی جامعات سے علوم اسلامیہ کے مختلف شعبہ جات کی طرف سے تحقیقی مجلّات شائع ہوتے ہیں، ان میں بھی حدیث وعلوم حدیث پر اہم مواد شامل ہوتا ہے۔

اسی طرح حدیث وعلوم حدیث کی مختلف جہات پر ورکشاپس وسیمینارز بھی دور جدید کے حدیثی ذخیرے کی ایک اہم جہت ہے۔ 2007 میں شیخ ابوالحسن علی ندوی سینٹر (انڈیا) کی طرف سے "ہندوستان اور علم حدیث" کے موضوع پر ایک اہم سیمینار منعقد ہوا۔ اس سیمینار کے مقالات اسی نام سے دو ضخیم جلدوں میں چھپے ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کی طرف سے منعقدہ سیمینار "برصغیر میں مطالعہ حدیث (2003)" میں بھی اہم مقالات پیش کیے گئے۔

عالم عرب میں بھی حدیث وسنت پر اہم سیمینارز منعقد ہوتے رہتے ہیں، ان میں سے اہم سیمینارز کی تفصیلات شبکۃ ضیاء للموتمرات والدرسات (http:/diae.net//) ویب سائٹ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

پندرہویں جہت: ویب سائٹس اور سافٹ ویئرز

دور جدید میں احادیث کی کمپیوٹرائزیشن پر عمدہ کام ہوا ہے۔ مفید سافٹ ویئرز کے ساتھ حدیثی تحقیقات پر مشتمل اہم ویب سائٹس بنائی گئی ہیں۔ ان ویب پیجز اور سافٹ ویئرز نے حدیث پر تحقیقی کام کو بہت حد تک آسان بنا دیا ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے اہم سافٹ ویئرز اور ویب سائٹس کی نشاندہی کی جاتی ہے:

سافٹ ویئرز:

1۔ جوامع الکلم

حدیث کی کمپیوٹرائزیشن پر دورِ جدید کا سب سے ممتاز کام جوامع الکلم سافٹ وئیر کی شکل میں ہوا ہے۔ اس سافٹ وئیر کے تعارف کے لیے مستقل مضمون درکار ہے۔ ذیل میں اس کی اہم خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ یہ سافٹ وئیر تیس سال کی مدت میں ساڑھے تین سو محققین کی محنت کا نتیجہ ہے۔

2: اس میں حدیث سے متعلق چودہ سو مصادر شامل ہیں جن میں ساڑھے پانچ سو کے قریب مخطوطات ہیں۔

3: سافٹ وئیر میں ستر ہزار راویوں کے مکمل حالات درج ہیں، کسی بھی راوی کے محض نام کی سرچنگ سے جملہ کوائف سامنے آجاتے ہیں۔

4: سافٹ وئیرز میں جتنے متون حدیث ہیں، ان میں سے کسی بھی حدیث کی سند کے کسی بھی راوی پر محض کلک کرنے سے اس کے حالات سامنے آجاتے ہیں۔

5: حدیث کی سرچنگ صحت وضعف کے اعتبار سے، قولی وفعلی ہونے کے اعتبار سے، قدسی وغیر قدسی کے اعتبار سے، رفع ووقف کے لحاظ سے، راوی کے اعتبار سے، صحابی کے اعتبار سے، موضوع کے اعتبار سے کی جاسکتی ہے۔

6: کسی بھی حدیث کی جملہ کتب حدیث سے تخریج، رواۃ کی حیثیت، حدیث کے شواہد ومتابعات، حدیث کی مرسل وموصول اسناد، حدیث کے مختلف طرق واسناد کے گرافس، حدیث کے مکررات، الغرض ایک حدیث پر کئی اعتبار سے تحقیق کی جاسکتی ہے۔

7: سافٹ وئیرز میں موجود اسناد کی تعداد سات لاکھ ہے۔

یہ سافٹ وئیر، اس کا مکمل تعارف اور اس کو ڈاؤن لوڈ کرکے استعمال کرنے کا طریقہ اس لنک پر دستیاب ہے۔

http//:gk.islamweb.net:8080/

2-موسوعة الحديث الشريف

یہ سافٹ وئیر حدیث کی نو کتب (صحاح ستہ موطا امام مالک مسند احمد وسنن دارمی) کی روایات اور ان کتب کی اہم شروح پر مشتمل ہے۔ اس سافٹ وئیر کا تازہ ترین ورژن اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے:

http//:www.islamspirit.com/ islamspirit_ency_002.php

3-الموسوعة الذهبية للحديث النبوى وعلومه

یہ سافٹ وئیر اردن کے معروف ادارے مرکز التراث لابحاث الحاسب الآلی نے بنایا ہے، اس سافٹ وئیر میں چھ سو کے قریب مجلدات کا مواد شامل ہے۔ سافٹ وئیر میں دو لاکھ کے قریب احادیث اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب راویوں کا تذکرہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ مصطلح الحدیث کی ایک سو اٹھائیس کتب بھی شامل ہیں۔ حدیث اور رواۃ کو تلاش کرنے کی متعدد سہولیات شامل کی گئی ہیں۔

4-المكتبة الالفية للسنة النبويه

یہ سافٹ وئیر بھی اسی ادارے کا تشکیل کردہ ہے، جس میں ساڑھے تین ہزار جلدوں کا مواد شامل ہے۔

5-موسوعة التخريج و الاطراف الكبرى

یہ سافٹ وئیر بھی اردن کے مذکورہ ادارے کا تشکیل کردہ ہے جس میں تین لاکھ حدیثی نصوص کی تخریج اصلی مصادر سے کی گئی ہے۔

6- موسوعة رواة الحديث

معروف ویب سائٹ موقع الاسلام نے اسے تیار کیا ہے، اس میں تراجم ورجال کی تقریباً ۸۰ کتب کا مواد جمع کیا گیا ہے، متنوع اسالیبِ تلاش کی سہولیات اس میں شامل ہے۔ اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے:

http//:www.islamspirit.com/islamspirit_ency_036.php

7- موسوعة الاجزاء الحديثية

یہ موسوعہ بھی روح الاسلام ویب سائٹ کا تیار کردہ ہے جس میں پانچ سو کے قریب مختلف موضوعات پر حدیثی اجزاء ورسائل کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کا ڈاؤن لوڈنگ لنک حسب ذیل ہے:

http//:www.islamspirit.com/islamspirit_ency_028.php

8- موسوعة علوم الحديث

اس موسوعہ کی تیاری بھی موقع روح الاسلام کے حصے میں آئی ہے، اس میں علوم الحدیث پر دو سے زائد کتب کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ لنک پیشِ خدمت ہے:

http//:www.islamspirit.com/islamspirit_ency_019.php

9- موسوعة شروح الحديث

اس سافٹ وئیر میں سو سے زائد شروح حدیث کو جمع کیا گیا ہے، جس میں تلاش کی متنوع سہولیات بھی شامل ہیں۔

http//:www.islamspirit.com/islamspirit_ency_004.php

10- ایزی قرآن وحدیث

اردوداں طبقے میں زیادہ معروف ہے، اس میں علمائے برصغیر کے لکھے ہوئے قرآن پاک کے چھبیس اردو تراجم و تفاسیر، تیرہ انگلش تراجم وتفاسیر اور حدیث کی گیارہ بنیادی کتب (صحاح ستہ، موطا، مسند احمد، مشکاۃ، سنن دارمی، شمائل ترمذی) کو عربی متن، اردو وانگلش تراجم اور موضوعاتی ترتیب کی اضافی خصوصیت کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ معروف ویب سائٹ kitabosunnat.com پر دستیاب ہے۔

ویب سائٹس

اردو اور عربی کی ہر اہم اسلامی ویب سائٹ پر حدیث وعلوم حدیث سے متعلق وسیع مواد ہوتا ہے، البتہ خصوصیت کے ساتھ علم حدیث کے لیے درج ذیل ویب سائٹس قابل ذکر ہیں:

1- جامع الحدیث http//:www.sonnaonline.com/

جامع الحدیث، جوامع الکلم سافٹ وئیر کی طرز پر ایک آن لائن سرچ ایبل حدیثی لائبریری ہے جس میں تیس ہزار عنوانات کے تحت پانچ لاکھ احادیث کا مجموعہ ہے، جو حدیث کے چار سو مصادر سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ

ہزاروں رواۃ حدیث کے احوال آن لائن سرچ اور اقوال جرح وتعدیل کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز ہر راوی کی کتنی احادیث کس کس کتاب میں ہیں، اس کی تفصیلات بھی درج ہیں۔ الغرض سیکڑوں مراجع حدیث سے تلاش کی متنوع سہولیات کے ساتھ آن لائن استفادہ کے لیے جامع الحدیث سب سے بڑی ویب سائٹ ہے۔ لنک یہ ہے:

2۔ شبکۃ السنۃ وعلومہا http//:www.alssunnah.org/ar/

حدیث سے متعلق کتب، ویڈیوز، بیانات اور خبروں کی ایک اہم ویب سائٹ ہے۔

3۔ جامع السنۃ وشروحہا http//:hadithportal.com/

اس ویب سائٹ پر حدیث کی جملہ اہم کتب اور ان کی شروح آن لائن دستیاب ہیں۔ لنک یہ ہے:

4۔ موسوعۃ صحیح البخاری http//:www.bukhari-pedia.net/

اس ویب سائٹ پر صحیح بخاری سے متعلقہ مواد دستیاب ہے۔ بخاری شریف کی شروح، حواشی، مختصرات، مستخرجات، رجال، مقدمات اور صحیح بخاری پر معاصر دراسات کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

مصادر ومراجع

اس پورے سلسلے کے لیے درج ذیل مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے:

عربی کتب:

1۔ دلیل مولفات الحدیث الشریف المطبوعۃ، محی الدین عطیہ وآخرون، دار ابن حزم، بیروت

2۔ المعجم المصنف لمولفات الحدیث الشریف، محمد خیر رمضان، مکتبہ الرشد، ریاض

3۔ التصنیف فی السنۃ النبویۃ وعلومہا، خلدون الاحدب، موسسہ الریان، بیروت

4۔ جہود مخلصۃ فی خدمۃ السنۃ المطہرۃ، عبدالرحمان عبدالجبار، ادارۃ البحوث الاسلامیہ، بنارس

5۔ جہود المعاصرین فی خدمۃ السنۃ المشرفۃ، محمد عبداللہ اب وصعیلیک، دار القلم، دمشق

6۔ معجم ما طبع من کتب السنۃ، مصطفیٰ عمار، دار البخاری، مدینہ منورہ

7۔ المدخل الی دراسۃ علوم الحدیث، سید عبدالماجد غوری

8۔ جہود محدثی شبہ القارۃ الہندیۃ فی خدمۃ کتب السنۃ المشہورۃ فی القرن الرابع العشر، سہیل حسن

اردو کتب:

1۔ قافلہ حدیث، محمد اسحاق بھٹی

2۔ برصغیر پاک وہند میں علم حدیث، عبدالرشید عراقی

3۔ علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، ڈاکٹر سعد صدیقی

4۔ علم حدیث میں براعظم پاک وہند کا حصہ، ڈاکٹر محمد اسحاق

5۔ مرآۃ التصانیف، حافظ محمد عبدالستار قادری، جامعہ نظامیہ لاہور

6۔ پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث، ارشاد الحق اثری، فیصل آباد

7۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات، ابو یحییٰ امام خان نوشہروی، مکتبہ نذیریہ

8۔اصول حدیث میں علمائے برصغیر کی خدمات، تاج الدین ازہری (یہ اصلاً ایک ریسرچ آرٹیکل ہے)

9۔تذکرہ اکابر اہل سنت، عبدالحکیم اشرف قادری

10۔ برصغیر میں مطالعہ حدیث (اشاعت خصوصی فکر و نظر 2005)

11۔ ماہانہ رسائل کے خصوصی شمارے، (بشکریہ ضیاء اللہ کھوکھر، عبدالمجید کھوکھر میموریل لائبریری، گوجرانوالہ)

ویب سائٹس:

1۔المکتبۃ الوقفیہ	http//:waqfeya.com/
2۔ ملتقی اہل الحدیث	http//:www.ahlalhdeeth.com/vb/
3۔مکتبہ الالوکہ	http//:majles.alukah.net/
4۔مکتبۃ المشکاۃ	http//:www.almeshkat.net/library/
5۔ جامع الکتب المصورہ	http//:kt-b.com/
6۔ جامع الرسائل العلمیہ	http//:b7oth.com/
7۔ مکتبہ صید الفوائد	http//:www.saaid.net/
8۔مدونہ محمد الترکی	http//:m-alturki.blogspot.com/
9۔اسلامک ریسرچ انڈیکس	http//:iri.aiou.edu.pk/indexing/
10۔ دلیل السلطان للمواقع العربیہ	http//:www.sultan.org/a/
11۔ کتاب وسنت	http//:kitabosunnat.com/
12۔مصورات عبدالرحمان الجندی	http//:www.moswarat.com/
13۔شبکۃ ضیاء للموتمرات	http//:diae.net/
14۔موقع روح الاسلام	http//:www.islamspirit.com/
15۔المکتبۃ الشاملہ الحدیثہ	https//:al-maktaba.org/
16۔البرامج المجانیہ	http//:www.bramjfreee.com/
17۔ریختہ	https//:www.rekhta.org
18۔الملتقی الفقہی	http//:www.feqhweb.com/vb/
19۔مسجد صلاح الدین	http//:masjidsalahudin.com/
20۔طوبی ریسرچ لائبریری	http//:toobaa-elibrary.blogspot.com/p/blog-page.html
21۔شبکۃ الدفاع عن السنہ	http//:www.dd-sunnah.net/forum/index.php

آرا و افکار

سراج الدین امجد *

تصوف وسلوک اور ماضی قریب کے اجتہادات

دورِ حاضر میں تصوف وسلوک کی طرف شعوری رجحان اور عمومی ذوق خوش آئند ہے گو اس کی وجوہات گونا گوں ہیں۔ کچھ کے نزدیک تصوف انسان دوستی اور لبرل اقدار کا ہم نوا مذہب کا ایک جمالیاتی رخ ہے۔ کچھ لوگ اسے طالبانی خارجیت اور داعشی بربریت کا تریاق سمجھتے ہیں۔ کہیں روایتی تصوف کے علمبردار مشہور خانوادوں کے خوش فکر نوجوان نئے اسالیب میں اشغالِ تصوف کی ترویج کے لیے کوشاں ہیں تو کہیں تصوف فی الواقع روایت دینی کی پرکیف و جمال افروز فکری ونظری جولانگاہ کا حامل ہے۔ تاہم یہ المیہ بھی کچھ کم نہیں کہ بالعموم مروجہ سلوک میں چند رسوم کی بجا آوری ہی طرز ادا ٹھہری ہے یا پھر بعض اذہان رسا کی خوش اعتقادی پر مبنی حرف وصوت کی کارگزاری کشش کا سامان پیدا کر رہی ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں پروفیسر احمد رفیق اختر، سید سرفراز شاہ صاحب، باباجی عرفان الحق اور عبداللہ بھٹی صاحب وغیرہ موخر الذکر اسلوبِ تصوف کی عمدہ مثالیں ہیں۔

دورِ جدید کے ذہن کے لیے، جو تشکیک وارتیاب کے ایمان شکن مظاہر سے نبرد آزما ہے، لاریب انٹلکچول تصوف کی قدر و قیمت بھی کچھ کم نہیں۔ تاہم چمنستانِ تصوف کے سنجیدہ طبع اور سلیم الفطرت ریزہ چینوں کو عجمی تصوف کی خرابیوں کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔ نیز یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عملی تصوف فی الاصل تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا میدان ہے، باقی چیزیں ثانوی ہیں۔ اس باب میں اتباع شریعت اور استقامت ہی مدارِ نجات اور فوزِ عظیم ہے، لہٰذا آج بھی متبعِ سنت بزرگوں کی تعلیمات اور افکارِ عالیہ میں بڑا فیض ہے، لہٰذا اسی کی تلاش اور جستجو کرنی چاہیے۔ سردست موضوعِ سخن چونکہ برصغیر پاک وہند کے صوفیہ کرام کی اجتہادی کاوشوں کے ایک اجمالی جائزہ سے متعلق ہے، لہٰذا اسی تناظر میں بات کی جائے گی۔

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ تصوف وسلوک کی وضاحت میں مکتوب نمبر ۱۳ دفتر اول حصہ اول بنام شیخ نظام الدین تھانیسری (یہ بزرگ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بڑے مشائخ میں سے تھے جیسا کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے شجرہ سے ظاہر ہوتا ہے) میں فرماتے ہیں: ''تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد واستدلال کشفی شود''، یعنی جن چیزوں کو اجمالاً جانتا ہے، ان کو تفصیلی جان لے اور جن باتوں کو بحث واستدلال سے سمجھتا ہے، ان کو کشف سے جان لے۔ تو گویا ان کے

amjadsirajuddin@gmail.com *

نزدیک یہ سلوک کا خلاصہ ہوا۔ ویسے بھی سلوک واحسان آیہ کریمہ ''یزکیھم ''کی تعبیر اور ''حدیث احسان'' کی تفصیل ہی ہے۔ تاہم اصل مسئلہ دور جدید میں اس کے حصول کا ہے۔ سچ پوچھیے تو اس حوالے سے روایتی تصوف کے ہاں اب کچھ نہیں رہا، الا ماشاء اللہ۔ فقط مجددانہ ایقان اور مجتہدانہ بصیرت کے حامل شیوخ ہی اس تشنہ کامی کا مداوا کر سکتے ہیں۔ اب اگر اس تناظر میں بات آگے بڑھائیں تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تصوف وسلوک میں اجتہادی کاوشیں بالعموم کم نظر آتی ہیں۔ گزشتہ دو تین صدیوں میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اور حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جیسی شخصیات ہی ملتی ہیں جنہوں نے مجتہدانہ بصیرت سے دامن تصوف کو مالا مال کیا۔ اسی طرح ماضی قریب میں بھی چند شخصیات ہی ایسی نظر آتی ہیں جنہوں نے اچھوتے افکار اور اجتہادی آراء سے منتسبینِ تصوف کے لیے کشش کا بڑا سامان پیدا کیا۔

فی الحال اس حوالے سے بحث کو بیسویں صدی تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہوں۔ دور آخر میں مشائخ دیوبند خصوصاً حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب (متوفی ۱۹۴۳ء) کا تصوف پر وقیع کام ہے۔ امورِ تصوف وسلوک پر لکھنے کے علاوہ وہ سالہا سال خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں مسترشدین کی باقاعدہ تربیت کرتے رہے۔ یہ تربیت کس درجہ کی تھی، اس طرز واسلوب اور نظم خانقاہ کی معرفت کے لیے مولانا عبدالماجد دریابادی کی کتاب " حکیم الامت " کا مطالعہ بصیرت افروز ہوگا۔ مزید تھانوی صاحب کی اپنی کتب مثلاً التکشف عن مہمات التصوف، بوادر النوادر، تجدید تصوف و سلوک (مرتبہ عبدالباری ندوی) وغیرہ تصوف سے متعلق بہت سے شکوک وشبہات کے ازالہ کے لیے کافی ہیں۔ نیز ان کے سیکڑوں مواعظ بھی سالکین راہ کے لیے کم مفید نہیں۔ تھانوی صاحب چشتی صابری سلسلہ سے تعلق کے باوجود سلوک واحسان کے باب میں شریعت پر استقامت کو ہی اصل اور مقصود جانتے ہیں اور لطائف وواردات کو غیر مقصود سمجھتے ہیں جبکہ مجددی سلوک میں کشف ومشاہدہ کی بہر طور اپنی اہمیت ہے، بلکہ ان مشائخ کے نزدیک عبادات وطاعات کے ثمرہ کے طور پر حاصل ہونے والے احوال اور کیفیات ہی تو روحانی حالت کی صحیح تمیز اور کشوف کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ سر دست تھانوی صاحب کی آراء پر تبصرہ یا محاکمہ مقصود نہیں بلکہ حالت باطنی اور واردات کی کسی درجہ میں ہی سہی، اہمیت دکھلانا پیش نظر ہے

اس حوالے سے بحث کو آگے بڑھایا جائے تو پچھلی صدی میں تھانوی صاحب کے علاوہ تین شخصیات کے ہاں اجتہادی رنگ نظر آتا ہے۔ ایک سلسلہ اویسیہ کے مولانا اللہ یار خانؒ چکڑالوی (فاضل مدرسہ امینیہ دہلی) جنہوں نے تصوف پر اپنی وقیع تصنیف ''دلائل السلوک'' میں کشف ومشاہدہ کی اہمیت اور روحی فیض کی افادیت پر کتاب وسنت اور اقوال فقہاء سے مربوط استدلال فراہم کرنے کی کوشش کی ہے اور باقاعدہ بیعت وتربیت سے بہت سے لوگوں کی راہنمائی کی۔ یوں پڑھے لکھے حلقوں میں سلوک واحسان کی طلب پیدا ہوئی اور بے شمار لوگوں کو ذاکر شاغل بنایا، اگرچہ بعد میں اس درجہ کا کام اور لوگ سامنے نہ آسکے جتنا شروع میں سمجھا گیا۔

دوسری شخصیت حضرت خواجہ محمد عمر بیربلوی (متوفی ۱۹۶۸ء) کی ہے۔ یہ پنجاب کے ضلع سرگودھا کی ایک مشہور

نقشبندی مجددی خانقاہ بیربل شریف کے سجادہ نشین تھے۔آپ نے بھی مدرسہ امینیہ دہلی سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔بعد میں خانقاہ بیربل شریف کے سجادہ نشین بنے۔منصب سجادگی اور حلقہ مریدین کے باوصف روحانی کمی کا خیال دامن گیر رہتا، تا آنکہ سلوک واحسان اپنے دور کے نہایت سریع التاثیر اور قوی النسبت نقشبندی بزرگ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سے سیکھا اور خلافت پائی۔حضرت پیر بلوی صاحبِ مشاہدہ، وسیع المطالعہ اور بہت زیرک انسان تھے۔ایک تو آپ نے مروجہ سلوک اور تفصیلی اسباق ومراقبات کے حوالے سے تقلیدی روش ترک کی، بلکہ تعلق باللہ کے لیے متقدمین کی روش پر تلاوت قرآن، احکام شریعت کی پابندی اور صحبت ومعیتِ صادقہ سے باطنی رذائل کے دور کرنے پر زور دیا ہے۔آپ کے افکار عالیہ ''انقلاب الحقیقت''، ''قرآنی حقائق'' اور دیگر کتب میں بکھرے پڑے ہیں تاہم نہ صرف مربوط سلوکی تربیتی نظام کے متقاضی ہیں بلکہ ایسی شخصیت کے متلاشی ہیں جو اپنے پیشرووں کے افکار اپنے مشاہدہ باطنی اور کشفی بصیرت سے مزید نکھار سکے اور آج کے مصروف انسان کے لیے سلوک وتربیت کا ایک جامع نظام وضع کر سکے۔

تیسری بڑی شخصیت سلسلہ قادریہ کے بزرگ حضرت فقیر نور محمد سروری قادری (متوفی ۱۹۶۰ء) کی ہے جنہوں نے نہ صرف سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کی تعلیمات کو از سر نو مرتب کر کے پیش کیا بلکہ اپنی معرکۃ الآرا تصنیف موسوم بہ ''عرفان'' میں دورِ حاضر کے معروف بلکہ مغربی دنیا تک میں مقبول روحیت وسِرّیت، سپرچولزم اور حاضراتِ ارواح کے تصورات کا بھی ناقدانہ جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ کیسے عالم غرب ابھی ناسوت کی تنگنائیوں میں بھٹک رہا ہے۔ مزید یہ کہ آپ نے اولیاء کرام کے مزارات سے حصولِ فیض کے لیے ''دعوتِ قبور'' ایسے بیش قیمت اور سریع التاثیر عمل کو بڑی صراحت سے پیش کیا۔اصلاً یہ ایصالِ ثواب کی ہی ایک شکل تھی، لیکن سلطان باہو کی تعلیمات کی روشنی میں بڑی عمدگی سے اسے فیض قبور کا وسیلہ بنا دیا۔اس حوالے سے حضرت کی فکر مولانا اللہ یار خان کی پیشرو اور نقشِ اولیں محسوس ہوتی ہے۔

آج کے دور میں دیوبندی حلقوں میں حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی کے مریدین اور سنیوں میں سیفی سلسلہ (مسترشدین اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی) کے لوگ سب کے سامنے ہیں۔تھوڑا بہت اثر بھی ہے، اتباع شریعت کا رنگ ڈھنگ بھی ہے اور انٹلیکچول تصوف کے منتسبین کی نسبت اتباع سنت اور شریعت غرا کی پیروی میں ممتاز ہیں، تاہم سلوک واحسان کا مطلوب انسان ابھی بھی نظر نہیں آتا۔کچھ لوگوں نے چند انفرادی کاوشیں کی ہیں جیسے کچھ مشائخِ نقشبندیہ مجددیہ نے ذکر قلبی اور ذکر خفی کے برعکس ذکر جہر بھی شروع کیا لیکن نہ تو اس حوالے سے وجوہ ترجیح کی عمدہ تنقیح پیش کر سکے نہ ہی اپنے مسترشدین پر اس کے اثرات کا معروضی جائزہ لیا گیا۔اسی طرح خود مجددی سلوک کے اسباق اور ان پر عمل پیرا لوگوں کے احوال دیکھ کر تو تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیسا سلوک ہے کہ اسباق بھی طے ہیں، مراقبات بھی ہو چکے تاہم نفس کی شرانگیزیاں ہیں کہ جوں کی توں برقرار ہیں۔ساری فکر دنیا کی ہے، آخرت ابھی تک ترجیح نہیں بن سکی۔

اس میں ذرا شک نہیں کہ دور حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر سلوک پر چلانا ہی اصل ہمت کا کام ہے جو واقعتاً کسی تجدیدی شان کے بزرگ کی کرشمہ سازیوں کا منتظر ہے۔ایک بات تو طے ہے کہ سلوک واحسان کے تفصیلی اسباق و

اشغال مخصوص صاحبان استعداد کے لیے ہی ہیں، ورنہ اکثریت کے لیے متقدمین کے طرز پر اخلاقی تربیت اور شریعت کے احکام پر کاربند ہونا ہی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ یہی فکر علمائے دیوبند کے ہاں بھی ہے بلکہ مولانا منظور نعمانی جیسے جید عالم اور حضرت رائے پوری کے خلیفہ نے اپنے ایک خوش ذوق دوست کو کہا تھا: ''مولانا! عوام کی فلاح تو شیخ ابن تیمیہ کی پیروی میں ہے، گو خواص کی منفعت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ایسے بزرگوں کی طرز میں ہو۔'' نیز مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے بھی ایک جگہ لکھا کہ ''انجام کار رستگاری کے واسطے آقا و مولا جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرشد جاننا بس ہے۔'' پس یہ نتیجہ اخذ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ عوام کو مبادیاتِ شریعت میں خوب پختہ کیا جائے، پھر ان میں جو عمدہ ذوق کے لوگ ہوں اور سلوک و احسان کے لیے فطری ملکہ رکھتے ہوں، انہیں ذوقی مناسبت دیکھتے ہوئے کسی کامل شیخ سے تعلق استوار کر کے سلوک کو آگے بڑھانا چاہیے۔ جب تک کسی کو کامل شیخ نہیں ملتا تو تزکیہ نفس کے لیے امام غزالی کی کتاب ''کیمیائے سعادت'' ایک راہنما اور راہبر سے کم نہیں۔ یا پھر مکتوبات مجددی کا کوئی اچھا سا انتخاب دیکھ لیا جائے۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ کی ''ہمعات''، ''الطاف القدس'' اور ''انفاس العارفین'' بہت عمدہ ہیں۔ نیز متذکرہ بالا کتب مثلاً ''دلائل السلوک''، ''تجدید تصوف وسلوک''، ''انقلاب الحقیقت'' اور ''عرفان'' بھی قابل مطالعہ، مرشد روحانی کا عکس اور عملی سلوک و تصوف کے لیے بڑی راہنما ہیں۔

متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات

— ایک تحقیقی مطالعہ —

تصنیف: ڈاکٹر محمد اکرم ورک

ذخیرۂ حدیث کی حفاظت واستناد، حفاظت قرآن، احادیث کے باہمی تضاد اور عقل عام اور مشاہدہ کے ساتھ ظاہری تعارض کے حوالے سے پچاس سے زائد موضوعات پر ۱۰۰ کے لگ بھگ احادیث نبویہ پر مستشرقین، منکرین حدیث اور اہل تجدد کے اعتراضات واشکالات کا خالص علمی وتحقیقی جائزہ

[صفحات: ۵۰۴۔ قیمت: ۳۷۵ روپے]

ناشر: الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ باشتراک کتاب محل، لاہور

(مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے)